Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 02,
April – June, 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

ملازمت پیشہ خواتین کے حقوق تفریح اور اس میں حائل رکاوٹوں کا حل "سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

The Rights of working women to recreation and solutions to obstacles "in the light of Seerat-e-Tayyaba"

Dr. Haroon Ahmed Sadiq*
Secondary School Teacher, GBHS No,1 Fateh Jang, District Attock
E-Mail: peapattock@gmail.com

ABSTRACT

*Recreation is a natural need and an essential part of a healthy life. It makes life balanced and relaxed. Providing ease and avoiding hardships is one of the goals of Islamic Shariah, which is why it has not only allowed but also encouraged entertainment within Islamic etiquette and moral boundaries, because Islam does not like laziness but prefers agility and good humor. It is important for everyone to have fun in order to stay healthy, but there are some people, if they do not have fun, will be affected and their formation will hinder the formation of the whole society, especially the working profession women who play an important role in shaping society and fulfill their dual responsibilities, which is why they need more recreation. Islamic law has imposed all the legitimate expenses of women and children on men (father and husband) and has made woman the queen of the house. This division of responsibilities between men and women is in the spirit of Islam and is a natural and balanced system. It is a source of comfort for both women. But this does not mean that it is forbidden for a woman to work or do business, but sometimes it is a collective need of society to employ women, such as gynecologists, educators and other professions that are exclusively for women. A woman can work or do business with Shari'ah limits and restrictions. No other religion has given the rights of women that Islamic law has given them. It has also protected the honor and dignity of women. But if women are given open leave in this regard, there is a fear of sedition. Therefore, in order to protect the honor and dignity of women, the Shari'ah has given women complete freedom of entertainment with certain limitations. Like other rights of women, Last Prophet Muhammad (SAW) also gave a complete and comprehensive code of conduct regarding the rights of recreation. But unfortunately in the now-a-days these codes of conduct are either not followed or there are many obstacles in its way due to which there is an atmosphere of chaos in the society.In view of the importance of women's rights to recreation, this article will present the rights of recreational working women and the solution to their obstacles in the light of the Seerat-e-Tayyaba*ﷺ

Keywords: *women, job, entertainment, solution, Seerat-e-Tayyaba*ﷺ

CC BY

تعارف

تفریح ایک فطری ضرورت اور صحت مند زندگی کا لازمی جزو ہے اس سے زندگی متوازن، مستحکم اور پر سکون رہتی ہے۔ اسلام سستی اور کاہلی کو پسند نہیں کرتا بلکہ چستی اور خوش طبعی کو پسند کرتا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ شریعت نے اسلامی آداب اور اخلاقی حدود میں رہ کر تفریح کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ اس کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی ہے۔ اسلام ایک کامل اور اعتدال پسند مذہب ہے جس میں تفریح اور زندہ دلی کی گنجائش موجود ہے اور آسانی فراہم کرنا اور سختیوں سے بچانا اس کے مقاصد میں داخل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ [1] ۔"اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا"۔ اسلام نے عورتوں کو جو حقوق دیے ہیں ان کی فہرست بہت طویل ہے ان دیئے گئے حقوق میں سے ایک اہم حق ان کا حق تفریح بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی حقوق سے متعلق ایک مستقل سورت سورۃ النساء نازل کی اس سے بڑھ کر عورت کے لیے اور کیا اعزاز ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر عورتوں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی مراعات کا تعین فرما دیا ہے۔ اور عورتوں سے حسن سلوک اور رواداری کا حکم دیا ہے۔ یوں تو صحت مند رہنے کے لیے ہر ایک شخص کے لیے تفریح لازمی ہے مگر کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر وہ تفریح نہ کریں تو ان کے متاثر ہونے کی وجہ سے پورا معاشرہ کی تشکیل میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے جن میں سے خاص طور وہ خواتین ہیں جو ملازمت پیشہ ہیں جو گھریلو معاملات کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور اپنی دہری ذمہ داریاں نبھاتیں ہیں اسی لیے انہیں تفریح کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

موضوع کی ضرورت واہمیت

شریعت اسلامیہ نے خواتین کو حقوق دینے کے ساتھ ساتھ ان کی عزت وناموس کو بھی محفوظ بنایا ہے۔ لیکن اگر اس سلسلے میں عورتوں کو کھلی چھٹی دے دی جائے تو اس سے فتنہ کا ڈر بھی ہے۔ اس لیے شریعت نے عورت کی عزت وناموس کی حفاظت کی خاطر کچھ حدود کے ساتھ عورت کو تفریح کی مکمل آزادی دی ہے۔ شریعت اسلامیہ نے عورتوں اور بچوں کے تمام جائز اخراجات مردوں (باپ اور خاوند) پر فرض کئے ہیں اور عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیا ہے۔ مرد وعورت کی ذمہ داری کی یہ تقسیم اسلام کا مزاج ہے اور ایک فطری اور متوازن نظام ہے جو مرد وعورت دونوں کے لئے سکون وراحت کا باعث ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ عورت کا ملازمت یا کاروبار کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ بعض شعبہ جات میں خواتین کی ملازمت کرنا معاشرہ کی اجتماعی ضرورت بھی ہوتی ہے مثلاً میڈیکل کا پیشہ، ٹیچنگ کا پیشہ اور ایسے پیشے جو خاص طور پر صرف خواتین سے منسلک ہیں وغیرہ۔ غرضیکہ عورت شرعی حدود وقیود کے ساتھ ملازمت یا کاروبار کر سکتی ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحبہ وسلم اور سلف صالحین کی زندگیاں جہاں دیگر پہلوؤں پر بہترین نمونہ ہیں وہیں تفریح کے پہلوؤں پر بھی بہترین اسوہ ہیں۔ آپ ﷺ نے خواتین کے دیگر حقوق کی طرح تفریح کے حقوق سے متعلق بھی مکمل اور جامع ضابطہ اخلاق دیا۔ لیکن بد قسمتی سے عصر حاضر میں یا تو ان ضابطہ اخلاق پر عمل نہیں کیا جاتا یا اس کے راہ میں بہت سی رکاوٹیں حائل کر دی جاتی ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ میں انتشار اور بگاڑ کی فضا پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ خواتین کے حقوق تفریح بھی متاثر ہوتے ہیں۔ خواتین کے حقوق تفریح کی اس اہمیت کے پیش نظر اس مقالہ میں "ملازمت پیشہ خواتین کے حقوق تفریح اور اس میں حائل رکاوٹوں کا حل سیرت نبی ﷺ کے احکامات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

تفریح کا مفہوم

تفریح عربی کا لفظ ہے اور مونث ہے، معنی ہیں دل کو فرحت بخشنا، خوش طبعی، چہل، ہوا خوری، سیر، دل بہلانا، تازگی، طبیعت کی فرحت [2]۔ مزاح، زندہ دلی و خوش طبعی انسانی زندگی کا ایک خوش کن پہلو ہے۔ اس لطیف احساس سے آدمی کا بالکل خالی ہونا ایک نقص ہے۔ ماہرین کے مطابق تفریح انسان کا ایک لازمی جزو ہے کیونکہ یہ زندگی میں توازن اور استحکام فراہم کرتا ہے۔ تفریح کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے جسم کی تفریح، عقل کی تفریح، ذہن کی تفریح، جذبات واحساسات کی تفریح، دل کی تفریح وغیرہ اور یہ تفریح انسانی مزاج، انسانی طبیعت، انسانی جذبات واحساسات کو تازہ دم کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ مختلف تہوار بھی تفریح ہی کی ایک قسم ہیں جس کے منانے پر لوگ ایک نیا پن محسوس ہو کرتے ہیں۔ کسی بھی کام کو مکمل توجہ اور دیانتداری سے سر انجام دینے کے لیے ذہن اور جسم کا تندرست ہو لازمی ہے اور ایسا اسی صورت ممکن ہے کہ انسان کام کے ساتھ ساتھ تفریح بھی کرے۔ کیونکہ ایک صحت مند جسم ہی ایک صحت مند دماغ رکھتا ہے۔

اسلام اور تفریح

صحت مند رہنے کے لیے تفریح بے حد ضروری ہے یہ ہی وجہ ہے کہ اسلام نے اخلاقی اور دینی حدود کا پابند بناتے ہوئے نہ صرف تفریح کی اجازت دی ہے بلکہ تفریح کے وہ آداب دیے ہیں جو انسانوں کی فلاح و بہبود کے ضامن ہیں اور تفریح میں ان حدود سے تجاوز کرنے سے منع کیا ہے جو دینی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی یا کسی بھی اعتبار سے انسانوں کے لیے نقصان دہ ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ [3]۔ "کہہ دو اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے سو اسی پر انہیں خوش ہونا چاہیے، یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو جمع کرتے ہیں" آپ ﷺ اپنی تمام تر عظمت ورفعت اور شان وشوکت کے باوجود، اپنے جاں نثاروں اور نیاز مندوں سے مزاح فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: دلوں کو وقتاً فوقتاً خوش کرتے رہا کرو کیونکہ دل اسی طرح اکتانے لگتا ہے، جیسے بدن تھک جاتے ہیں لہٰذا اس کی تفریح کے لئے حکیمانہ طریقے تلاش کیا کرو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بھی ہم سے ہنسی مذاق کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: **إني لا اقول إلا حقا** [4]۔ میں (خوش طبعی اور مزاح میں بھی) حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

تفریح سے انسان چست اور صحت مند رہتا ہے۔اور اپنے تمام دینوی و دنیوی کام صحیح طور پر انجام دے پاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایمان کے بعد تندرستی سب سے بڑی نعمت قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

وسلوا الله المعافاة , فإنه لم يؤت احد بعد اليقين خيرا من المعافاة [5]

"اور تم اللہ تعالیٰ سے تندرستی اور عافیت طلب کرو کیونکہ ایمان ویقین کے بعد صحت و تندرستی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے"

آپ ﷺ نے صحت اور فراغت کی قدر کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ **نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس: الصحة، والفراغ** [6]۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔**وخذ من صحتك لمرضك ومن حياتك لموتك**[7]۔ "اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو اور زندگی کو موت سے پہلے" سستی اور کاہلی اتنی ناپسندیدہ چیز ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ان امور سے پناہ مانگی ہے۔" **اللهم إني اعوذ بك من الكسل والهرم، والجبن والبخل، وفتنة الدجال، وعذاب القبر.**[8]۔ "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی وکاہلی سے، بڑھاپے سے، بزدلی سے، بخیلی اور کنجوسی سے، دجال کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے "اسلام نے تفریح اور کھیل میں بھی صرف انہی چیزوں کی اجازت دی ہے جو جسمانی یا روحانی فوائد کے حامل ہوں اور جو فکر آخرت سے غافل کرنے والے ہوں یا دوسروں کے ساتھ ضرر رسانی پر مبنی ہوں، ان کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلامی نظام کوئی خشک نظام نہیں جس میں تفریحِ طبع اور زندہ دلی کی کوئی گنجائش نہ ہو، بلکہ وہ فطرتِ انسانی سے ہم آہنگ اور فطری مقاصد کو بروئے کار لانے والا مذہب ہے۔

شریعت اسلامیہ اور خواتین کے حقوق تفریح

عہد رسالت میں عورت محرک اور ہمہ جہت تھی لیکن ساتھ ساتھ پردے کے احکامات اور آزادانہ عدم اختلاط اور شرم وحیاء کے احکامات کو ایک حد میں رکھا گیا۔ حدود وقعود میں رہتے ہوئے اسلام خواتین کی تفریح کا مکمل قائل ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے عورتوں کے ساتھ جو عدل اور احسان کی تعلیم دی ہے وہ دنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں ملتی اور وہ عورتوں کے لیے احسان عظیم ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔**واستوصوا بالنساء خيرا فإنهن خلقن من ضلع، وإن اعوج شيء في الضلع اعلاه، فإن ذهبت تقيمه كسرته، وإن تركته لم يزل اعوج، فاستوصوا بالنساء خيرا."**[9]۔ "عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہوگے تو اسے توڑ ڈالوگے اور اگر اسے چھوڑ دوگے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں"۔ آپ ﷺ بھی لوگوں کو تفریح کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ خود بھی تفریح کے مختلف انداز اپناتے تھے۔ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہا **كانت مع النبي ﷺ في سفر قالت: فسابقته**

فسبقته على رجلي فلما حملت اللحم سابقته فسبقني، فقال: هذه بتلك السبقة. [10] ـ" وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھیں، کہتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں جیت گئی، پھر جب میرا بدن بھاری ہو گیا تو میں نے آپ سے (دوبارہ) مقابلہ کیا تو آپ جیت گئے، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا" : یہ جیت اس جیت کے بدلے ہے "۔

تفریح کی بنیادی حدود

تفریح ایک فطری ضرورت ہے اور ہر انسان کسی خاص موقع پر خوشی منانا چاہتا ہے، لیکن اگر خوشی اور تفریح حدود سے نکل جائے گی تو اس سے اخلاقی، معاشی، معاشرتی بہت سی قباحتیں پیدا ہوں گی۔ تین بنیادی شرائط جو شریعت نے تفریح کے لیے لازمی قرار دی ہیں۔ ان میں

1۔ اسراف و تبذیر سے اجتناب 2۔ حیا کی حدود کے اندر 3۔ مقاصد شریعت کے مطابق ان حدود کے اندر جو تفریح بھی ہو گی، وہ جائز ہے۔

شریعت اسلامیہ کی نظر میں ملازمت پیشہ خواتین کے حقوق تفریح

یہ اُبلتی عورتیں اس چلچلاتی دھوپ میں سنگ اسود کی چٹانیں آدمی کے روپ میں۔[11]

اسلام نے معاش کا ذمہ دار مرد کو قرار دیا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام خواتین کی معاشی جدوجہد پر کوئی پابندی عائد کرتا ہے۔ اسلام سے قبل عورت سے غیر انسانی رویہ روا رکھا جاتا اور عورت کو غلام سمجھا جاتا تھا۔ یہ سمجھا جاتا کہ عورت صرف دوسروں کے حقوق ادا کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہے اور اس کے اپنے کوئی حقوق نہیں ہیں۔ اسلام نے خواتین کو حقوق دینے کے ساتھ ساتھ خواتین کی عزت و ناموس کو بھی محفوظ بنایا ہے۔ زیادہ تر تہذیبوں میں عورتوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ پہلی صدی ہجری میں شرم و حیاء اور پردے کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مسلم خواتین نہ صرف مختلف سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتی رہیں بلکہ بعض خواتین تو خداداد صلاحیت و قابلیت کی بناء پر مرجع خلائق اور مرکز رشد و ہدایت بن گئی تھیں۔ سیرت نبی ﷺ کے مطالعہ سے خواتین کے معاش کے بارے میں جو رہنمائی ملتی ہے وہ دراصل خواتین کے حقوق تفریح ہی ہیں۔

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں۔[12]

خواتین کے معاشی حقوق

عورت کا اصلی میدان عمل اس کا گھر ہے نہ کہ باہر، اس لیے بغیر کسی حقیقی ضرورت کے اس کا غیر متعلق کاموں میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔ اسلام میں عورت کا پسندیدہ کردار وہ ہی ہے جو درج ذیل آیت میں بیان ہوا ہے [13] ۔وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكَاةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه ۚ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا [14] ۔" اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور گزشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو، اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو، اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے اس گھر والو تم سے ناپاکی دور کرے اور تمہیں خوب پاک کرے"۔ آپ ﷺ نے مختلف طبقات کی ذمہ داریوں کے ساتھ عورت کی اصل ذمہ داری یہ بیان کی

ہے۔**والمراۃ راعیة علی بیت بعلها وولده وهي مسئولة عنهم**[15]۔ "عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہو گا" اسلام نے نظام عدل کو قائم رکھتے ہوئے عورت کو جو حقوق عطا کیے ہیں ان میں سے ایک حق یہ ہے کہ وہ فکر معاش سے آزاد اپنے گھر کی ملکہ اور گھر کے نظام کی ذمہ دار ہے فکر معاش کی ذمہ داری بھی اگر اس پر ڈال دی جائے تو یہ دوہری ذمہ داری اس پر ظلم عظیم ہو گا[16]۔

عورت کو اللہ تعالیٰ نے جو جسمانی اور طبعی طور پر جو ذمہ داریاں دی ہوئی ہے ان کی بنیاد پر یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ باہر کے مشقت والے کام کر سکے، حالت حمل میں جب سارا جسم کچا ہوتا ہے اور دودھ پلانے کے ایام میں یہ کس طرح ممکن تھا کہ وہ دن بھر مزدوری کر سکتی اسی لیے اس کے خرچ کی تمام ذمہ داری مرد پر ڈالی گئی ہے[17]۔ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اپنے آپ کو مطمئن کرنا اور ذہنی طور پر اسے قبول کرنا یہ ایمان کا مزہ چکھنے کے لیے بنیادی چیز ہے۔ اس لیے عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو عورت سمجھے اور مرد کو اپنا قوام و حاکم تسلیم کرے اور جو احکام اسے دیے گئے ہیں انہیں تسلیم کرے اور مرد کے اختیارات لینے کی کوشش نہ کرے[18]۔ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ[19]۔ "اور مت ہوس کرو اس فضیلت میں جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے"۔ مرد و عورت کی ذمہ داری کی یہ تقسیم نہ صرف اسلام کا مزاج ہے بلکہ یہ ایک فطری اور متوازن نظام ہے جو مرد و عورت دونوں کے لیے تفریح اور سکون و راحت کا باعث ہے۔ اسلام صرف ضرورت کے تحت عورت کو گھر سے باہر جانے کی اجازت دیتا ہے تاکہ معاشرہ پر امن رہے اور شیطانی نظریں عورت کو پریشان اور گمراہ نہ کریں۔ اور بغیر ضروت گھر سے باہر جانے کی اجازت نہیں دیتا[20]۔

حق نان و نفقہ

شریعت اسلامیہ نے اصلتاً عورت پر کسب معاش کی ذمہ داری نہیں ڈالی بلکہ مردوں کو کسبِ معاش کا مکلف بنایا ہے؛ چنانچہ شادی تک لڑکیوں کا نان و نفقہ والد کے ذمہ اور شادی کے بعد شوہر پر واجب قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ[21]۔

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لیے کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس لیے کہ انہوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں"

مردوں کو قوام کہا گیا ہے۔ کیونکہ معاشی ضروریات کا ذمہ دار مرد کو بنایا گیا ہے۔ وہ عورتوں کے امین اور نگران ہیں۔ عورت فطرتاً ایسی بنائی گئی ہے کی اسے خاندان میں مرد کی حفاظت اور خبر گیری کے تحت رہنا چاہیے[22]۔ نفقہ عورت کا حق ہے اور اگر کوئی مرد استطاعت کے باوجود اسے نفقہ ادا نہ کرے تو عورت کا ایسے مرد سے زبردستی بندھے رہنا درست نہیں[23]۔ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا[24]۔ "بے شک تیرا رب جس کے لیے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے، بے شک وہ اپنے بندوں کو جاننے والا دیکھنے والا ہے" شوہر پر حالت کشادگی و تنگی میں حسب استطاعت بیوی کا نان و نفقہ یعنی بنیادی ضروریات مہیا کرنا واجب ہے۔ مثلاً کھانے پینے، ملبوسات، دوا علاج کا انتظام کرنا[25]۔ ارشاد

باری تعالیٰ ہے: لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ[26]۔ "مقدور والا اپنے مقدور کے موافق خرچ کرے، اور اگر تنگ دست ہو تو جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے" عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ[27]۔ "وسعت والے پر اپنے قدر کے مطابق اور مفلس پر اپنے قدر کے مطابق سامان حسب دستور ہے"

اس لیے کسی عورت کو اگر نفقہ کی تنگی یا مخصوص حالات کے تحت معاشی بدحالی کا سامنا نہیں، تو محض معیارِ زندگی بلند کرنے کے لیے گھر سے باہر نکل کر ملازمت کے لیے پیش قدمی کرنا شریعت کی نظر میں پسندیدہ عمل نہیں۔

آڑ میں تفریح کی تم چھوڑ دو عیاشیاں   ورنہ پھر پانی سمندر کا بہالے جائے گا۔[28]

کس صورت میں عورت کا ملازمت کرنا جائز ہے

لیکن اگر عورت کو معاشی تنگی کا سامنا ہو اور شوہر اس کی ذمہ داری اٹھانے سے قاصر ہو، یا تساہلی کرتا ہو، یا عورت بیوہ ہو اور گھر میں رہ کر اس کے لیے کوئی ذریعہ معاش اختیار کرنا ممکن نہ ہو، تو ایسی مجبوری اور ضرورت کے وقت ملازمت کے لیے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت ہو گی۔

عورت صرف جائز کاموں کے سلسلے میں ملازمت اختیار کر سکتی ہے، لیکن بعض پابندیوں کے ساتھ جس کے دو مقاصد ہیں۔ ایک یہ کہ خاندان کے نظام میں کوئی انتشار اور خلل پیدا نہ ہو اور اس کے استحکام میں فرق نہ آئے اور دوسرا عورت باعفت زندگی گزار سکے اور اسے ایسے حالات میں نہ ڈالا جائے کہ اسے اخلاقی حدود میں قائم رہنا مشکل ہو جائے[29]۔ مغرب کے دیکھا دیکھی مشرقی عورت بھی معاش کے میدان میں مرد کے ساتھ ساتھ تگ و دو میں مصروف ہو گئی جس کے مسائل خاندان اور معاشرہ کے حق میں بڑے خراب نکلے[30]۔

خواتین کے لیے ملازمت کی بنیادی حدود

غرضیکہ عورت درج ذیل شرعی حدود و قیود کے ساتھ ایسی ملازمت یا کاروبار کر سکتی ہے، 1۔ جو شرعاً جائز ہو، 2۔ واقعی معاشرہ اس کا ضرورت مند ہو، 3۔ مردوں میں سے کوئی بھی اس کا سرانجام دینے والا نہ ہو، 4۔ پردہ کے احکام کی رعایت ہو، 5۔ اجنبی مردوں کے اختلاط نہ ہو، 6۔ گھر سے کام کی جگہ تک آنے جانے کا معقول بندوبست ہو، 7۔ ولی و سرپرست کی اجازت ہو، 7۔ گھریلو ذمہ داریاں متاثر نہ ہوں جس سے شوہر اور بچوں کے حقوق ضائع ہوں کیونکہ عورت کی اولین اور اہم ذمہ داری، بچوں کی تعلیم و تربیت اور امور خانہ داری ہے، ملازمت ثانوی درجہ کی چیز ہے، شریعت نے عورت کو اس کا مکلف بھی نہیں بنایا۔ مقاصد شریعت کی حدود کے اندر جو تفریح بھی ہو گی، وہ جائز ہے ان پر عمل کرتے ہوئے اگر جائز کام کی ملازمت عورت اختیار کرے تو اس کی گنجائش موجود ہے[31]۔

مردوں سے کسی صورت اختلاط نہ ہو

ملازمت پیشہ خواتین کے حق تفریح میں سب سے بڑی رکاوٹ مردوں سے اختلاط ہے۔ کوئی بھی محکمہ ایسا نہیں جہاں پر صرف خواتین کام کر رہی ہوں

اور یہ ممکن نہیں کے مردوں کی موجودگی میں عورت اپنے حق تفریح سے فائدہ اٹھا سکے۔ ایسے تمام محکموں میں خواتین کو حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے کہ مردوں سے بالکل اختلاط نہ ہو، اگر کبھی کسی مرد سے اتفاقیہ گفتگو کی نوبت آئے تو عورت سخت لہجہ اختیار کرے تاکہ دل میں بے جا قسم کے وسوسہ وخیالات پیدا نہ ہوں۔ قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا[32]۔

"اے نبی کی بیویو! تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم اللہ سے ڈرتی رہو اور دبی زبان سے بات نہ کہو کیونکہ جس کے دل میں مرض ہے وہ طمع کرے گا اور بات معقول کہو"۔

غور کا مقام ہے کہ اکثر جگہوں میں دورانِ ملازمت ان پر عمل نہیں کیا جاتا اور یہ بھی غور کرنے کا مقام ہے کہ جہاں عورتوں کی ملازمت سے بظاہر کچھ فوائد محسوس کئے جاتے ہیں، وہیں معاشرے پر اس کے بہت زیادہ خراب اثرات بھی پڑ رہے ہیں مثلاً: خاندانی رکھ رکھاؤ ختم ہو جاتا ہے، زوجین کے مزاج و انداز میں ایک دوسرے سے دوری پیدا ہو جاتی ہے، بچوں کی تربیت نرسری کے حوالے ہو جاتی ہے، عورت کی ملازمت ہی کے نتیجے میں طلاق و تفریق کے مسائل بھی بہ کثرت رونما ہو رہے ہیں۔ اگر کسی عورت کو حقیقتاً معاشی تنگی کا سامنا ہونے کی بنا پر ملازمت کرنا پڑ ہی جائے تو ملازمت اختیار کرنے کی صورت میں خلافِ شرع امور سے اجتناب کی راہ اختیار کرنا، عورت کی خود اپنی ذمہ داری ہو گی۔ تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ عورت کو بغیر ضرورت نوکری کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر وہ بغیر ضرورت اور شرعی تقاضوں کو پورا نہ کرتے ہوئے نوکری کرے تو یہ اس کے حق تفریح پر ڈاکہ ہے۔

غض بصر

غیر محرم خواتین نہ صرف سے اختلاط بلکہ مرد کا ان کو دیکھنا بھی ان کے حق تفریح میں ایک رکاوٹ ہے لیکن مرد اور عورت کے ایک جگہ ملازمت کرنے کی صورت میں ایسا ممکن نہیں قرآن کریم میں جہاں عورتوں کو پردہ کا حکم دیا ہے وہیں پر مرد کو بھی نگاہ نیچی رکھنے کا کہا ہے یعنی مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے غض بصر ہے۔ کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنی محرم خواتین کے سواء کسی دوسری عورت کو نگاہ بھر کر دیکھے[33]۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ[34]۔ "ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کو بھی محفوظ رکھیں، یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ ہے، بے شک اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں" لہٰذا آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ محرم عورتوں کے علاوہ کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة، فزنا العين: النظر، وزنا اللسان: المنطق، والنفس: تمنى وتشتهي، والفرج: يصدق ذلك او يكذبه"**[35]۔"اللہ

تعالیٰ نے انسان کے لیے زنا کا کوئی نہ کوئی حصہ لکھ دیا ہے جس سے اسے لامحالہ گزرنا ہے، پس آنکھ کا زنا (غیر محرم کو) دیکھنا ہے، "زبان کا زنا غیر محرم سے گفتگو کرنا ہے، دل کا زنا خواہش اور شہوت ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے"

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

" إياكم والجلوس بالطرقات "، قالوا: يا رسول الله، ما لنا بد من مجالسنا نتحدث فيها، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " إذا ابيتم إلا المجلس فاعطوا الطريق حقه "، قالوا: وما حقه؟، قال: " غض البصر، وكف الاذى، ورد السلام، والامر بالمعروف، والنهي عن المنكر[36]۔

" : تم بچو راہوں میں بیٹھنے سے۔ "لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کی مجبوری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا" : اگر تم نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو۔ "انہوں نے عرض کیا، راہ کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا، بری بات سے منع کرنا۔"

خواتین کو تنہائی میں ملنے کی ممانعت

ملازمت کی جگہوں پر خواتین اور مردوں کے آمنا سامنے ہونے کے بہت مواقع ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں نہ صرف غض بصر کو ملحوظ خاطر رکھا جائے بلکہ کسی طور اکیلے میں کسی غیر محرم مرد سے نہیں ملنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے نامحرم مرد اور خواتین دونوں کو اکیلے ملنے سے منع فرمایا ہے۔"**مثل الر افلة في الزينة في غير اهلها كمثل ظلمة يوم القيامة لا نور لها** "[37]۔ "اپنے شوہر کے علاوہ غیروں کے سامنے بناؤ سنگار کر کے اترا کر چلنے والی عورت کی مثال قیامت کے دن کی تاریکی کی طرح ہے، اس کے پاس کوئی نور نہیں ہو گا"۔" **لا يخلون رجل بامراة، ولا تسافرن امراة إلا ومعها محرم** [38]۔ "کہ کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ کوئی اس کا محرم نہ ہو"" **إياكم والدخول على النساء** "[39]۔ عورتوں کے پاس خلوت (تنہائی) میں آنے سے بچو۔

عدت اور زچگی کی رخصت

ملازمت پیشہ خواتین کو شریعت کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے خاوند سے طلاق یا خاوند کے فوت ہو جانے پر عدت لیو دی جاتی ہے تاکہ وہ شرعی تقاضے پورے کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے غم میں کمی آ سکے اس حوالے سے ایسی ملازمت پیشہ بیوہ یا طلاق یافتہ خاتون کو گورنمنٹ کے رولز کے تحت 4 ماہ 10 دن کی رخصت دی جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ [40]۔ اور جو تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان بیویوں کو چار مہینے دس دن تک اپنے نفس کو روکنا چاہیے، پھر جب وہ اپنی مدت پوری کر لیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ دستور کے مطابق اپنے حق میں

کریں، اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خبر دار ہے۔وَاللّٰٓـِٔىۡ يَئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِيۡضِ مِنۡ نِّسَآٮِٕكُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشۡهُرٍ وَّاللّٰٓـِٔىۡ لَمۡ يَحِضۡنَ‌ ؕ وَاُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنۡ يَّضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ‌ ؕ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلْ لَّهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ يُسۡرًا[41]۔ "اور تمہاری عورتوں میں سے جن کو حیض کی امید نہیں رہی ہے اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہیں اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض نہیں آیا، اور حمل والیوں کی عدت ان کے بچہ جننے تک ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے کام آسان کر دیتا ہے"

إن شاءت اعتدت عند اهلها وسكنت في وصيتها، وإن شاءت خرجت[42]۔

"اگر وہ چاہے تو شوہر کی وصیت کے مطابق وہیں ٹھہری رہے اور اگر چاہے (چار مہینے دس دن کی عدت) پوری کر کے وہاں سے چلی جائے"

طلاق یافتہ یا بیوہ خواتین کے لیے ان کے خاوند کی وفات یا طلاق کے ملازمت ایک بعد بہت بڑا سہارا ہے اور وہ اپنی معاشی زندگی بغیر کسی محتاجی کے سکون سے گزار سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ملازمت پیشہ خواتین کو 90 دن کی زچگی کی رخصت دی جاتی ہے جو وہ بچہ کی پیدائش کے قریب یا پیدائش کے فوراً بعد 90 دن کے اندر اندر لے سکتی ہیں۔

مردوں سے مشابہت کرنے والی خواتین کے بارے میں حکم

عموماً دیکھنے میں آیا ہے خاص طور پر ملازمت کی جگہوں پر ایسی خاتون جو کہ مردوں کی طرح اپنا حلیہ اور عادات بنا کر رکھے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بہت بہادر ہے کیونکہ اس میں مردوں کی طرح خصوصیات پائی جاتی ہیں اور اسے بہادری کی علامت سمجھا جاتا ہے اور ایسی خواتین خود اپنے حق تفریح کے خلاف کام سر انجام دیتی ہیں۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد جو عورتوں کی طرح مشابہت کریں اور ایسی عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں پر لعنت فرمائی ہے۔" **لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهات بالرجال من النساء، والمتشبهين بالنساء من الرجال** "[43]۔"رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں"

حق نکاح

نکاح کا بنیادی مقصد مرد اور عورت کی عفت کے محفوظ رہنے کے ساتھ ساتھ ان کے درمیان محبت والفت اور سکون واطمینان کی فضا پیدا کرنا ہے[44]۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَيۡهَا وَجَعَلَ بَيۡنَكُمۡ مَّوَدَّةً وَّرَحۡمَةً ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ[45]۔ "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تمہارے لیے تمہیں میں سے بیویاں پیدا کیں تا کہ ان کے پاس چین سے رہو اور تمہارے درمیان محبت اور مہربانی پیدا کر دی، جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے اس میں نشانیاں ہیں" بہت سی ملازمت پیشہ خواتین کے والدین ملازمت پیشہ

بیٹیوں کا رشتہ اس وجہ سے نہیں کرتے کہ بیٹی اپنے پیروں پر کھڑی ہے اور کما کر لا رہی ہے اس سوچ کی وجہ سے وہ بیٹی کی شادی کی عمر گزار دیتے ہیں اور بعد میں رشتہ نہیں ملتا اس سے وہ خواتین چڑچڑی ہو جاتی ہیں۔(بطور اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر ملازمت پیشہ غیر شادی شدہ / طلاق یافتہ خواتین کے حوالے سے ایک سروے کے دوران جب ایک خاتون سے پوچھا گیا کہ آپ شادی کیوں نہیں کرتیں تو اس خاتون نے چونکا دینے والا جواب دیا" انہوں نے کہا کہ ہماری جیسی ملازمت پیشہ بیٹیاں والدین کے لیے کمیٹی ہوتی ہیں اس لیے وہ ہماری شادی نہیں ہونے دیتے"۔)۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ:" **يا معشر الشباب، من استطاع منكم الباءة فليتزوج، ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء**[46]"۔اے نوجوانو!تم میں جو بھی شادی کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ خواہش نفسانی کو توڑ دے گا۔ سروے کے دوران یہ بات بھی دیکھنے میں آئی کہ عام معاشرے کی نسبت ملازم پیشہ خواتین میں طلاق کی شرح بھی زیادہ ہے۔

حل

اللہ تعالیٰ نے عورت کو معاشی پابندیوں سے آزاد گھر کی ذمہ داریوں کے لیے بنایا ہے اس لیے وہ جب معاش کے چکر میں پڑ جاتی ہے تو اسے روحانی اور مادی دونوں طرح کے نقصانات ہوتے ہیں جو ناقابل تلافی ہوتے ہیں۔ ہم ایک طبقاتی معاشرے میں رہ رہے ہیں اور عام لوگوں کو خواہ مرد ہو یا عورت بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔ آج کل کے دور میں چار دیواری کے اندر رہنے والی عورت کو بھی تفریح میسر نہیں تو ملازمت پیشہ خواتین کو تفریح میسر آنا تقریباناممکن ہے۔

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں　　　　تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات۔[47]

مرد ملازم کے اوقات تلخ ہیں تو ملازم عورت کے اوقات تلخ تر ہیں۔ یہ اپنی غربت اور مفلسی کے باوجود معاشرے کی بنیادی تشکیل کرتی ہیں اور اپنی محنت سے اشرافیہ اور متوسط طبقے کے لوگوں کو آرام اور سکون پہنچا کر خود زندگی کی سہولتوں سے محروم رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو معاش کی فکر سے آزاد گھر کی ملکہ بنایا ہے اور اس پر معاش کی کسی قسم کی ذمہ داری نہیں ڈالی ہے جو کہ ایک عورت کے لیے سب سے بڑھ کر حق تفریح ہے۔

اگر ایسے حالات پیدا ہو ہی جائیں کہ عورت کو ہر صورت ملازمت کرنی پڑے تو وہ ملازمت خواہ کتنی ہی اچھی ہو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی قائم کردہ حدود کے اندر رہ کر کی جائی گی ورنہ ان کے لیے سخت وعید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ يُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِيۡهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ[48]۔ "اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدوں سے نکل جائے (اللہ) اسے آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت کا عذاب ہے" ملازمت پیشہ خواتین کے لیے شریعت کی نافذ کردہ حدود خواتین کی عزت اور آبرو کی حفاظت اور صحیح معنوں میں تفریح فراہم کرتی ہیں۔

نتائج وخلاصہ بحث

1. عورت کو بغیر ضرورت ملازمت کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو گھر کی ملکہ بنا کر معاش کی فکر سے آزاد کر دیا ہے۔اس سے بڑھ کر اس کے لیے حق تفریح کیا ہو گا۔**2.** اگر کسی صورت عورت کو نوکری کرنی پڑ ہی جاتی ہے تو اسے شریعت کے تقاضوں کے مطابق نوکری کرنی ہو گی۔ دراصل شریعت نے ملازمت کے حوالے سے اس پر جو پابندیاں لگائی ہیں وہ اس کے حق تفریح کی خاطر لگائی ہیں کہ وہ خود اور کوئی دوسرا اس کے حق تفریح میں رکاوٹ نہ ڈال سکے۔**3.** ملازمت پیشہ خواتین کو خصوصاً شریعت نے جو آسانیاں دیں ہیں جیسے عدت لیو اور میٹر نٹی لیو یہ اسکا حق تفریح ہی ہے۔

تجاویز وسفارشات

1. ملازمت پیشہ خواتین کو تفریح کے تمام مواقع فراہم کیے جائیں اور ان میں حائل رکاوٹوں کو دور کیااس حوالے سے حکام بالا کو سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی واضح پالیسی بنانی چاہیے تاکہ خواتین کے حقوق تفریح متاثر نہ ہوں۔2. عورتوں کے محکموں میں چھوٹے ملازم سے لے کر بڑے ملازم تک سب خواتین ہی بھرتی کی جائیں۔3. خواتین کو کسی مجبوری کے تحت اگر مردوں سے ملنا پڑ ہی جائے تو ان کے ساتھ محرم کا آنالازمی قرار دیا جائے۔ 4. جن محکموں میں صرف خواتین کا کم کر سکتی ہیں جیسے ، ٹیچنگ ، میڈیکل کے شعبہ جات وغیرہ وہاں صرف خواتین کو بھرتی کیا جائے۔5.خواتین کے حق تفریح سیرت نبی ﷺ کی روشنی میں کو نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ خواتین سے منسلک افراد ان کے حق تفریح کے بارے میں شعور اجاگر ہو سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] البقرہ،2:185۔

Al Baqara, 2: 185.

[2] نجیب رامپوری، **نئی اردو لغت جامع**،(نئی دہلی: فرید بک ڈپو(پرائیویٹ)لمٹیڈ،):261۔

Najeeb Rampuri , *Nai Urdu Lughat Jameh* , (New Dehli :Fareed Book Depo (Private) Limited),261.

[3] یونس،10:58۔

Younas, 10:58.

[4] ترمذی، **سنن الترمذی**(مصر: مکتبۃ مصطفی،1975ء)،الرقم: 1990۔

Tirmadhī,*Sunan Al-Tirmadhī*(Misar: Maktaba Muṣṭafā,1975AD), Hadith: 1990.

[5]ابن ماجہ، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ** (بیروت:: دار إحیاء الکتب العربیۃ، س۔ن)، الرقم:3849۔

Ibn Māja, Muḥammad Bin Yazīd ,*Sunan Ibn Māja* (Beīrut: Dār al-Hiya Al Kutb Al-ʿarabīa, n.d.), Ḥadīth: 3849.

[6]البخاری، محمد بن اسماعیل، **الصحیح البخاری**، (دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ)، الرقم:6412۔

Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī,* (Dār Tawq al-Najāḥ, 1422H), Ḥadīth: 6412.

[7]البخاری، **الصحیح البخاری**، الرقم:6416۔

Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī,* Ḥadīth: 6416.

[8]النسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن، **السنن الکبریٰ**(بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1995)، الرقم:5459۔

Al-Nisa'ī, Aḥmad ibn Sho'aib, Abūu Abdul Raḥmān, *Al-Sunan Al-Kubra* (Baīrūt:Dār Al-Kutub Al-ʿilmiya,1995), Ḥadīth, 5459.

[9]البخاری، **الصحیح البخاری**، الرقم:5186۔

Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī,* Ḥadīth: 5186.

[10]ابو داؤد سلیمان بن الاشعث، **سنن ابو داؤد**(بیروت: المکتبۃ العصریۃ، س۔ن)، الرقم:2578۔

Abū Dā'ūd Sulaīmān Bin Al-Ashʿath,*Sunan Abū Da'ūd*(Beīrūt:Al-Maktaba Al-Aṣriyya,n.d.), Ḥadīth: 2578.

[11]جوش ملیح آبادی، **انتخاب کلام جوش**، (دہلی: اردو پاکٹ بک سیریز، 1963):93۔

Josh Maleh Abadi, *Intikhab Kalam Josh* (Dehli:Urdu Pocket Book Series,1963),93.

[12]علامہ محمد اقبال، **کلیات اقبال**، (لاہور: مکتبہ جمال اردو بازار، 2012):572۔

Allama Muhammad Iqbal,*Kulyat e Iqbal* (Lahore:Maktabae Jamal Urdu Bazar,2012),572.

[13]امین احسن اصلاحی، **اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام**، (لاہور، پاکستان: فاران فاؤنڈیشن، جون1996):112۔

Ameen Ahsan Islahi , *Islami Maashira Main Aurat Ka Maqam* (Lahore , Pakisatn :Faa,ran Foundation , , July , 1966): 122.

[14]الاحزاب، 33:33۔

Al Ahzab 33: 33.

[15]مسلم بن حجاج، **الجامع الصحیح المسلم**، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1436ھ) الرقم:4724۔

Muslim Bin Hijaj , Al Jameh Al *Ṣaḥīḥ al-Muslim,* (Beīrut: Dār al-Ahya Al Toras Al-ʿarabīa,1436.), Ḥadīth: 4724.

[16]فاروق احمد، **رسول اللہ ﷺ کی خانگی اور معاشی نظام کی ایک جھلک اور خواتین اسلام کے نام 10 نصیحتیں**، (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2015،):143، 144۔

Farooq Ahmad , *Rasool Allah (SAW) ki Khangi Zindagi aur Maashi Nizam ki Aik Jhalak aur Khawateen Islam kay nam 10 Naseehateen* , (Lahore: Maktaba Islamia , 2015) : 143,144.

[17]ابو الحق احسان الحق شہباز، **اسلام عورت اور یورپ**، (چوبرجی، لاہور: دار الاندلس، جنوری2009):36۔

Abu Al Haq Ahsan Al Haq Shehbaz , *Islam Aurat Aur Yourap* ,(Choburji , Lahore :Dar Al Ondlas, January: 2009) : 36.

[18]ابو الحق احسان الحق شہباز، **اسلام عورت اور یورپ**، 48۔

Abu Al Haq Ahsan Al Haq Shehbaz , *Islam Aurat Aur Yourap*, :48.

[19]النساء، 4:30۔

Al Nisa, 4 :30.

[20] پروفیسر ڈاکٹر حافظ ضیاء الدین، **عورت قبل از اسلام وبعد از اسلام**،(منظور کالونی کراچی: النور ہیلتھ وایجوکیشن ٹرسٹ،14 اگست 2006):93۔

Professor Doctor Hafiz Zia Ud Din , *Aurat Qabal Az Islam Wa bad Az Islam* ,(Manzoor Colony Karachi: Al Noor Health Wa Education Trust , August , 2006): 93.

[21] النساء،34:4۔

Al Nisa ,4 :34.

[22] شمیمہ محسن، **عورت قرآن کی نظر میں**،(لاہور: البدر پبلیکیشن اردو بازار، اگست 1983ء): 81۔

Shema Mohsin , *Aurat Quran Ki Nazar Main* ,(Lahore: Al Badar Publication Urdu Bazar , August 1983) : 81.

[23] شمیمہ محسن، **عورت قرآن کی نظر میں**:86۔

Shema Mohsin , *Aurat Quran Ki Nazar Main*:86.

[24] الاسراء،30:17۔

Al Isra, 17:30.

[25] الشیخ ابو بکر الجزیری، **خاتون اسلام**، مترجم سعید احمد قمر زمان،(المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد بالبدیعۃ،1419ھ) :188۔

Al Sheikh Abu Bakr Al Jazeri , *Khatoon e Islam* , Mutarajam Saeed Ahmad Qamar Zman ,
(Almaktab Al Taaoni Lildawa Wa Al Irshad Bilbidiaa ,1499 H) : 188.

[26] الطلاق،7:65۔

At Talaq, 7:65.

[27] البقرہ،236:2۔

Al Baqarah, 2:236.

[28] خنجر غازی پوری، **میری غزلیں**،(پشاور: مکتبہ قدوسیہ، نومبر 2009) :72۔

Khanjar Ghazi Pori,*Meri Ghzlain* (Peshawar:Maktabae Qadosia, 2009), 72.

[29] سید جلال الدین عمری، **اسلام میں عورت کے حقوق**،(لاہور: اسلامک پبلیکشنز شاہ عالم مارکیٹ، نومبر 1993):34،35۔

Syed Jalal Ud Din Umri, *Islam Main Aurat Kay Haqooq* ,(Lahore:Islamic Publications , Shah Aalam Markeet , November 1933) : 34,35.

[30] سید جلال الدین عمری، **اسلام میں عورت کے حقوق**:61۔

Syed Jalal Ud Din Umri, *Islam Main Aurat Kay Haqooq*, :61.

[31] ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان، **خواتین کے مخصوص مسائل**، مترجم ڈاکٹر رضا اللہ،(ریاض مملکت سعودی عرب: دفتر تعاون برائے دعوت و توعیۃ الجالیات ربوہ،،2006ء)
:17۔

Doctor Saleh Bin Fozan Al Fozan , *Khawateen Kay Makhsos Masail*, Mutarajam Dr. Raza Ullah,(Riaz ,Saudi Arabia:Daftar Taa,wan Bray Dawat wa Toeiatul Jaliyat Rabwah ,2006): 17.

[32] الاحزاب،32:33۔

Al Ahzab, 33:32.

[33] شمیمہ محسن، **عورت قرآن کی نظر میں**:56۔

Shema Mohsin , *Aurat Quran Ki Nazar Main* : 56.

[34]النور،24:30۔

Al Noor, 24:30.

[35]البخاری، **الصحیح البخاری**، الرقم:6612۔

Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth: 6612.

[36]مسلم بن حجاج، **الجامع الصحیح المسلم**، الرقم:5648۔

Muslim Bin Hijaj , *Al Jameh Al Ṣaḥīḥ al-Muslim*,, Ḥadīth : 5648.

[37]الترمذی، **سنن ترمذی**، الرقم:1167۔

Tirmadhī,*Sunan Al-Tirmadhī* , Ḥadīth : 1167.

[38]البخاری، **الصحیح البخاری**، الرقم:3006۔

Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth: 300.

[39]الترمذی، **سنن ترمذی**، الرقم:1171۔

Tirmadhī,*Sunan Al-Tirmadhī*, Ḥadīth: 1171.

[40]البقرہ،2:234۔

Al Baqara, 2:234.

[41]الطلاق،65:74۔

At Talaq, 65: 74.

[42]البخاری، **الصحیح البخاری**، الرقم:5344۔

Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth: 5344.

[43]الترمذی، **سنن ترمذی**، الرقم:2784۔

Tirmadhī,*Sunan Al-Tirmadhī*, Ḥadīth : 2784.

[44]مولانا عبد الغفار حسن، **معیاری خاتون**، (راولپنڈی: تنظیم الدعوۃ الی القرآن والسنۃ گوالمنڈی، ، جولائی 2001ء)، 68۔

Molana Abdul Ghaffar Hassan, *Miaari Khatoon*, (Gawalmandi, Rawalpindi: Tanzeem Al Dawa Al Quran Wa Al Sunnah, July 2001), 68.

[45]الروم،30:21۔

Al Room, 30:21.

[46]البخاری، **الصحیح البخاری**، الرقم:5065۔

Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth: 5065.

[47]علامہ محمد اقبال، **کلیات اقبال**:302۔

Allama Muhammad Iqbal,*Kulyat e Iqbal*:302.

[48]النساء،4:14۔

Al Nisa, 4: 14.